www.KitaboSunnat.com
اللہ
رسول
محمد
اِک دُعا
پُر اَثر ہو گئی
کاظم حسین کاظمی

# اِک دُعا پُراثر ہوگئی

# اِک دُعا پُراثر ہوگئی

کاظم حسین کاظمی



## محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا حصّہ ہے اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا آپ کے فرامین پر عمل کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی مدح سرائی کرنا بھی عین ایمان ہے۔ آپ کی مدح سرائی خود رب العالمین نے اپنے لاریب کلام میں فرمائی ہے اور اسی طرح آپ کے چاہنے والوں نے بھی اپنی بساط اور ہمت کے مطابق اس میں حصّہ لیا۔ آپ کے اصحابؓ میں سے خصوصاً حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ شاعری میں آپ کی مدح سرائی کرنے کے ساتھ آپ کا دفاع بھی کرتے اور مشرکین کی ہجو کا جواب بھی دیتے۔ امام حاکم المستدرک علی الصحیحین میں کتاب معرفۃ الصحابہ میں 181 نمبر پر ان کے مناقب کے ذیل میں راقم ہیں۔

**النائب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجماعة المسلمين فى هجاء الشرك والمشركين.** (341/6 مطبوعہ دار التاصیل)

''یعنی شرک اور مشرکین کی ہجو میں حسان رسول ﷺ اور مسلمانوں کی جماعت کے نائب تھے۔''

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ پسند نہیں کرتی تھیں کہ ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے اور کہتی تھیں:

**اليس الذى قال: فان أبى و والده و عرضى لعرضِ محمد منكم وقاء.** (المتسدرک: 6192)

''کیا حسان وہ نہیں ہے جس نے کہا: بلا شبہ میرے ماں باپ اور میری عزت تمہارے مقابلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہوں۔''

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کرنے والے سے بھی محبت کی جاتی ہے اور امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا درس دیا اور حسان بن ثابت کو برا بھلا کہنا پسند نہ کر کے مدح سرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا عندیہ دیا۔

ہم بھی اسی وجہ سے زیرِ نظر نعتیہ کلام کے مجموعہ کی وجہ سے کاظم حسین کاظمی سے محبت کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدح سرا ہیں اور انہوں نے اپنے پرانے کلام میں کافی حد تک اصلاح کر کے اسے کتاب وسنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے اور یہ بھی اعتقادی مسئلہ ہے کہ لانزکی علی اللّٰہ احداً. هذا ما عندى والله اعلم بالصواب عِلْمُهُ اتم واكمل.

ابوالحسن مبشر احمد ربانی

# انتساب

اپنے برادرِ بزرگ، دیوانۂ آلِ رسولؐ

نذر حسین صاحب

کے نام

جنھیں (شاید) اس حقیقت کا ''اندازہ'' ہی نہیں

کہ میں

اُن سے اور بالخصوص ان کی

اس ''دیوانگی'' سے کس قدر پیار کرتا ہوں



# دوسرا انتساب



دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نہایت محبت و احترام کے ساتھ

''جوجو فوڈ فیکٹری'' گوجرانوالہ کے مالکان

## محترم جناب عبدالحلیم

اور

## محترم جناب محمد جمال کے نام

جو دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت و دعوت و تبلیغ اور اس کی سربلندی کے لیے دریا دلی سے مالی وسائل فراہم کرتے ہوئے مدتوں سے عالمِ اسلام کے نامور علماء کے دیگر ادیان کے علماء کے ساتھ انگریزی زبان میں کیے گئے مناظروں کے علاوہ مغربی ممالک کے کتنے ہی مسلم اور بالخصوص نومسلم سکالرز کے ویڈیو بیانات اور ان کی طرف سے پیش کردہ تاریخ، آسمانی کتابوں اور سائنس کے مصدقہ اصولوں کی تعلیمات میں سے تحقیق و تخریج سے مزین انگریزی (دستاویزی) فلموں پر اردو ڈبنگ کروا کروا کر عوام الناس تک پہنچاتے چلے آرہے ہیں۔

# فہرست

# ایک تاثر

دل کو اُن کی محبت ملے
گھر ہے خالی مکیں چاہیے

کاظم حسین کاظمی اس گھر کے دروازے میں داخل ہو چکا ہے اندر جا کر وہ کیا کچھ دیکھتا ہے اور پھر کیا کچھ قلمبند کرتا ہے اس کا اندازہ اُس کی اس دلگیر آرزو سے ہوگا جو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گندھی ہے۔ وہ رسولؐ جو اللہ کا محبُوب بھی ہے اور انسانیت کا سرخیل بھی' اس ایک ذات کی ان گنت پرتیں ہیں اس ایک ڈور کے بے شمار سرے ہیں۔ ایک پرت اور ایک سرا بھی ہاتھ آ جائے تو میں کاظمی سے کہوں گا مٹھی نہ کھولے۔ یہ جگنو زندگی کے بعد کی زندگی کے وہ چراغ ہیں جنھیں کوئی ہوا نہیں بجھا سکتی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی روشنی والے چراغ' اُجلے اُجلے اعمال نامے کے پیمان' حضور کی محبت کا اقرار نامہ' رحمتِ باری تعالیٰ کی ضمانت جس کی ضمانت اللہ دے' اُسے اور کیا چاہیے......!!!

مظفر وارثی

باسمہ تعالیٰ

## کاظمی کی نعت گوئی

دو عالم چوں صدف درہم شکستم
کہ آمد گوہر نامش بدستم
(بیدل)

دوسرے فنون کی طرح شعر گوئی بھی ایک مشکل فن ہے۔ اساتذۂ سخن نے اسے ایک باقاعدہ فن قرار دیتے ہوئے اس کے لیے اصول وضع کیے۔ چنانچہ دنیا کی ہر زبان کا ادب کسی نہ کسی اصول کا پابند نظر آتا ہے' البتہ عربی' فارسی اور اردو زبانوں میں پایہ شعر گوئی کو جس قدر بلند کیا گیا' اُس کی نظیر دوسری زبانوں کے ادب میں بمشکل نظر آتی ہے۔ اس وقت کاظم حسین کاظمی کا مجموعہ کلام' ''اک دعا پراثر ہوگئی'' میرے سامنے ہے۔ موصوف کے مجموعۂ کلام کے سلسلے میں میرا مجموعی تاثر یہ ہے کہ کاظمی صاحب نے نعت گوئی کے لیے عمدہ اور پراثر زمینوں کا انتخاب کیا اور اس طرح حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں اپنی عقیدت باطنی کا اظہار انتہائی خوش اسلوبی سے کیا ہے۔ بعض اشعار میں تو زبان و بیان کے ساتھ شیفتگی دوارفتگی پوری آب وتاب سے محسوس ہوتی ہے۔ اگر کاظمی نے مشقِ سخن کا سلسلہ اسی طرح جاری وساری رکھا تو ان شاءاللہ ان کا دوسرا مجموعۂ نعت، بیان' زبان اور حُبِّ نبویؐ کے جملہ تقاضوں کو مزید پورا کرتے ہوئے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا۔ دعا ہے کہ ''اک دعا پراثر ہوگئی'' کے بعد والا آفتابِ سخن، حسنِ بیان اور افکارِ عالیہ کی مزید تابانیاں لے کر اُفقِ ادب سے طلوع ہو۔ آمین یارب العالمین۔

دعا گو

فقیر نصیر الدین نصیرؔ

۱۶ جنوری ۲۰۰۳ء - گولڑہ شریف



## اِذنِ باریابی

مولای صلی وسلم دائماً ابدا
علی حبیبک خیرالخلق کلهم

نعت گوئی ایک اعزاز ہے جس سے بڑھ کر اعزاز نہیں، لیکن یہ ایک امتحان بھی ہے جس سے بڑھ کر امتحان نہیں۔ یہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز راستے پر چلنے کے مترادف ہے۔ سعدیؔ جیسے سخن ور، جنھیں شاعری میں کمال آخر درجہ حاصل ہے، اس میدان میں قدم رکھتے ہی یہ کہنے پر مجبُور ہو جاتے ہیں کہ:

لایمکن الثناء کما کان حقه

ان سے پہلے مویدِ روح القدس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی یہی کہتے ہیں:

مَا ان مدحت محمد بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

اسد اللہ غالب نے یہ کہہ کر قلم توڑ دیا:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

جناب کاظم حسین کاظمی کی بھی ''اک دُعا پُراثر ہوگئی'' ہے اور انھیں اذنِ باریابی مبارک ہو، لیکن اردو زبان کے اس نوخیز اور انگہ کے مردم خیز خطہ کے اُبھرتے ہوئے شاعر کو یہ معلوم ہوگا کہ اس باب میں احساسِ کمال، اساسِ زوال ہے۔ انھیں ابھی بہت پڑھنا ہے اور بہت سیکھنا ہے۔ پروردگار کے احسان کا پہلا ثمر یہ احساس ہوگا:

مجلس تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر
ما ہم چناں در اولِ وصفِ تو ماندہ ایم

اس دُعا کے ساتھ کہ یہ واقعی پُراثر ہو، اللہ تعالیٰ انھیں اس میدان میں نمایاں مقام سرفراز فرمائے۔ آمین!

دُعا گو

حافظ عبدالحمید ازہر

۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ ہجری

# کاظم حسین کاظمی کی نعت

نعت کا بنیادی موضوع اور مفہوم ومقصود توصیفِ مصطفےٰؐ ہے، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ پیرایۂ منظوم شان بیان کرنا۔ دیگر موضوعات (تفصیل کی ضرورت نہیں) ضمنی طور پر اس میں شامل ہو گئے جنھیں بہرحال نعت کے اصل مفہوم کی اساس قرار نہیں دیا جا سکتا۔

نعت کا اصل مفہوم ہی مدح وثنا کا پہلو لیے ہوئے ہے، اور منظوم پیرائے میں مدح وثنا کا مقصودِ اوّلیں سیرتِ اقدس کا فروغ ہے۔ قرآنِ پاک کا فرمانِ عظیم ''صلوا علیہ وسلموا تسلیما''، ہر مسلمان کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم رکھتا ہے۔ اور اسی کے اتباع میں حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ ابن رواحہ نے نعتیہ شاعری میں جو چمنستاں مہکایا، اس کی خوشبو روایت در روایت عربی سے فارسی اور پھر اردو اور دیگر زبانوں میں منتقل ہوتی ہوئی نئے چمنستانوں کو مہکا رہی ہے اور تا بہ یومِ نشور یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا۔ (ان شاءاللہ!!)

نعت نگاری میں حزم واحتیاط کا پہلو اوّلیں شرط ہے۔ صفاتِ الٰہیہ اور صفاتِ پیغمبر میں جو امتیاز قرآنِ حکیم کی تعلیمات سے ہمارے سامنے موجود ہے، وہ ہر نعت نگار کے لیے رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ جن نعت نگاروں نے قرآنی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالق ومخلوق کے فرق کو سمجھنے میں غفلت نہیں برتی اور خاص طور پر اللہ عزوجل کی لامحدود اور بیکراں ذاتِ اقدس کا ادراک حاصل کرنے کے لیے توحیدِ الٰہیہ کے مفہوم کا عرفان حاصل کر لیا، انھوں نے پیغمبری کے منصب ومقصود اور تعلیمات کی بنیادی حقیقت کو بھی سمجھ لیا۔ اصل عرفان یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوقِ الٰہی کو توحید کا راستہ دکھایا۔ غیر اللہ کے بجائے اللہ کے در پر سر جھکانے کی تلقین کی اور ایک مرتب لائحۂ عمل امت



کو تفویض کیا اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھایا۔ یہ عمل آپ کا اُسوۂ حسنہ ہے اور امت کے لیے اس اسوۂ حسنہ کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے ساتھ آپ کے فرامین مبارک (احادیثِ رسول مقبولؐ) ایک مکمل نظامِ حیات کی صورت میں موجود ہیں اور انھی پر عمل کی صورت گری اسوۂ مبارکہ کے مفہوم کو روشن کرتی ہے۔ نعت نگاری میں اس پہلو کو نظر انداز کرنا، نعت کے اصل مفہوم سے دوری کا سبب بنتا ہے۔

کاظم حسین کاظمی کی نعت اس بنیادی خصوصیت اور معنویت سے پوری طرح آشنا ہے۔ وہ ہمارے ان معدودے چند نعت نگاروں میں ہیں جو نعت کہتے ہوئے، نعت لکھتے ہوئے اور نعت پڑھتے ہوئے بڑی شدت سے یہ احساس رکھتے ہیں کہ کہیں محبوب ومحبّ کی وہ صفات جو قرآنِ حکیم اور احادیث کے ذریعے ہمیں تعلیم دی گئی ہیں اور ان میں جن امتیازات کو روا رکھا گیا ہے، ان کے خلاف تو کوئی خیال سرزد نہیں ہو گیا۔ دیکھا جائے تو اردو کی کلاسیکی نعتیہ شاعری میں بھی بہت کم اس امتیاز کو روا رکھا گیا ہے۔ یہاں تک کہ محسن کاکوروی جیسے مستند، معروف اور اعلیٰ درجے کے نعت نگار کے ہاں بھی اس بے احتیاطی کی مثال مل جاتی ہے جیسے:

نازل ہے زمیں پہ کبریائی بندے کے لباس میں خدائی

اس طرح کئی نعت نگاروں کے ہاں ایسی بے احتیاطی کے نمونے ملتے ہیں، جب کہ کاظم حسین کاظمی کا احساس یہ ہے کہ:

جو دل فدائے دینِ پیمبر ہوا نہیں
سچ ہے کہ رازِ بندگی اس پر کھلا نہیں

اور یہ رازِ بندگی ''عبد دیگر عبدہ چیزے دگر'' کی معنویت لیے ہوئے پیغمبرِ آخرالزماں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کی اُن اعلیٰ ترین صفات کا مظہر ہے جو تمام تر مخلوقات سے آپ کے عالی مرتبت مقام کو خالقِ کائنات کے بعد اعلیٰ ترین منصب پر

فائز کرتا ہے۔ کاظمی صاحب نے عبد اور عبدہ کی معنویت سے بھی استفادہ کیا ہے اور ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کی دلنشیں حقیقت کا ادراک بھی حاصل کرلیا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ اپنی نعت نگاری میں عقیدے کے اعتبار سے اُن چند نعت گو شعرا کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں جو نعت میں حزم و احتیاط کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ عمل کے اعتبار سے بھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں اور فکری لحاظ سے بھی ان کا تخلیقی سرمایہ اسی کا مرہونِ منت ہے۔ جس نعت نگار کے ہاں یہ احساس موجود ہو کہ:

آپ کے اسوۂ مبارک سے
فکر کی ہر جہت سنور جائے

یقیناً اُس کا ہر عمل نعت اور نعت نگاری سے نکھرا نظر آئے گا۔ کاظم حسین ایک زمانے میں غزل بھی کہتے رہے اور نظم بھی۔ اس حوالے سے اُن کا ایک مجموعہ کئی سال پہلے شائع ہوا تھا۔ اس وقت وہ ایک نوجوان تھے، سلجھے ہوئے، شائستہ، شستہ لہجے کے مالک مگر تیز قدم، تیز دم اور آہنی ارادوں کے ساتھ منزل کی تلاش میں۔ مگر پھر ایک دم انھوں نے اپنی رفتار کو آہستہ کرلیا۔ شعوری یا لاشعوری طور پر ان کی شاعری کی رفتار آہستہ رَو نظر آنے لگی، جب کہ یہ آہستہ رَوی ان کی نعت نگاری کے سفر کی پیش رَوی تھی۔ یوں وہ غزل سے نعت کی طرف آگئے۔ اس حوالے سے ان کی نعت نگاری کا ایک سبب شاید یہ بھی ہے کہ وہ ایک خوش الحان شاعر ہیں، نعت کہنے سے قبل نعت خوانی بھی اُن کا طرۂ امتیاز ہے۔ میں ان کے مجموعہ نعت کی اس تازہ تر اشاعت کا خیر مقدم کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل ان کے لفظوں اور جذبوں کو خوب سے خوب تر کی طرف مائل رکھے۔ آمین!!

خالد علیم



# مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

قارئین کرام میرے اس نعتیہ مجموعہ کلام کا تیسرا ایڈیشن اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

الحمدللہ!! اللہ وحدہٗ لاشریک کا مجھ ناچیز پر بلاشبہ یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے مجھے میری زندگی میں ہی یہ مہلت اور توفیق بخشی کہ میں اس کی اصلاح کرسکوں اور اسے شرکیہ مواد سے پاک کر سکوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کے ساتھ جان، والدین، اہل وعیال، مال و دولت اور ہر ہر چیز سے بڑھ کر محبت کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت کا دفاع کیا جائے۔ آپ کے اصحاب اور آپ کے اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی عقیدت و محبت رکھی جائے......اور بالخصوص...... بالخصوص جس پیغام کو پھیلانے کے لیے آپ تشریف لائے اس پیغام کو سمجھا جائے اور پھر یقین و ایمان کے ساتھ اس پر عمل کیا جائے۔

وہی ''پیغامِ توحید'' جس کے اعلان کے بعد آپ کو صادق اور امین کہنے والے، اپنے، پرائے، سب آپ کی جان کے دشمن بن گئے۔

الحمدللہ!! میں نے اس ''ایڈیشن'' میں اپنے ہر ہر اس شاعرانہ تخیل یا اصطلاح میں اہل علم سے مشاورت کے بعد حتی المقدور احتیاط برتنے کی کوشش کی ہے جس میں مبالغہ آرائی، غلو یا شرک کا شائبہ تک بھی تھا!!

قارئین کرام!!

قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی لاریب کتاب کی سورۃ النساء کی آیتِ کریمہ نمبر 48اور آیتِ کریمہ نمبر 116 میں واضح سبق دے دیا گیا ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ.

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔اور جی ہاں......اسی کتاب میں،جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔اسی کتاب کی سورۃ الانعام کی آیات نمبر 87-84 میں اللہ تعالیٰ 18 پیغمبروں کے اسمائے گرامی کا ذکر کرتے ہوئے اور پھر ان کے آباؤ اجداد اور ان کے کچھ نسبتی رشتہ داروں کا ذکر کرتے ہوئے خود ہی ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ٥

اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ اعمال یہ کرتے تھے وہ سب اکارت جاتے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں ہوتا۔ یہ مقدس ہستیاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حفاظت وعصمت میں ہوتی ہیں۔ان سے ارتکابِ شرک کا کوئی امکان نہ تھا۔مقصد صرف اور صرف ان کی امتوں کو اس ظلمِ عظیم سے بچانا ہی تو تھا۔

قارئین کرام!! میں نے اس ایڈیشن میں عشقِ رسول اور عشقِ نبیؐ ایسی اصطلاحات سے بھی گریز کیا ہے۔اہلِ علم تو ’’عشق‘‘ کو بازاری لفظ سمجھتے ہیں۔

میرے نزدیک پوری اُمتِ مسلمہ کو اس وقت ایک سرد جنگ کا سامنا ہے۔ سیاسی، سماجی، معاشی، اخلاقی، ثقافتی اور معاشرتی......الغرض!! ہر محاذ پر دُشمنانِ اسلام نے اُمت مسلمہ کو اپنے نرغے میں لیا ہوا ہے۔

آج کہیں قرآن جلایا جارہا ہے تو کہیں مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جارہا ہے!!



کہیں پر مسلم خواتین کی عزتیں لوٹی جارہی ہیں، حرمتِ ناموسِ رسالتِ مآبؐ کو سرعام پامال کیا جاتا ہے تو کہیں......منکرینِ عقیدۂ ختم نبوت دینِ اسلام کی دھجیاں اُڑا رہے ہیں......اور ہم ہیں کہ......

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے ہر کلمہ گو سے بالعموم اور نعت گو، نعت خوان حضرات سے بالخصوص میری التجا ہے کہ وہ......

گروہ بندی، تعصب، فرقہ پرستی، بغض، کینہ، حسد، جھوٹ، ریاکاری، خود پسندی، مفاد پرستی اور بالخصوص مادیت پرستی ایسی لعنتوں سے خود کو پاک کر کے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اخلاصِ نیت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکی اور مدنی زندگی کے نشیب وفراز کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے کم سے کم ایک مرتبہ ہی سہی غزوۂ خندق اور غزوۂ تبوک کے حالات و واقعات اور پھر ان غزوات سے متعلق قرآن وسنت کی تعلیمات سے رہنمائی لیتے ہوئے صراطِ مستقیم کی طلب اور تڑپ میں اپنی اپنی ذات کا محاسبہ کریں۔

اور نہیں تو غزوۂ تبوک سے متعلق سورۂ توبہ میں وارد ہونے والی آیات کا ترجمہ وتفسیر ہی پڑھ لیں......

سیدھا رستہ مل جاتا ہے اس کو گھپ اندھیاروں میں
نورِ خلقِ نبی جو ڈھونڈے قرآں کے سیپاروں میں

قرآن مجید میں قُلْ کا صیغہ 332 بار استعمال ہوا ہے اور جہاں جہاں بھی یہ صیغہ استعمال ہوا ہے یوں سمجھیں اللہ کریم اپنے حبیب سے فرماتے ہیں کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجئے:

’’ہے کوئی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والا جو صرف سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر 24 پر ہی غور وفکر کرے اور پھر اپنی ذات سے فسق کو دور کرنے کی فکر کرے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ

**عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ o**

”آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

مندرجہ بالا ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں اور ان کی اہمیّت وافادیت بھی ناگزیر ہے اور واقعتاً قلوبِ انسانی میں ان سب کی محبت بھی طبعی ہے (جو مذموم نہیں ہے)۔لیکن اگر ان کی محبت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت سے زیادہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے میں مانع ہو جائے تو یہ بات اللہ کو سخت ناپسندیدہ ہے اور اس کی ناراضی کا باعث ہے اور یہ وہ فسق ہے جس سے انسان اللہ کی ہدایت سے محروم ہو سکتا ہے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک سورۂ مومن کی آیت نمبرے میں ایک عجیب راز فاش فرماتا ہے۔اُس کے وہ مقرب فرشتے جو اُس کا عرش اُٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو عرش کے اردگرد ہیں اُن کا ایک کام یہ ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔دوسرا کام ان کا یہ ہے کہ یہ اپنے رب کے حضور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اُن کے لیے جو توبہ کریں اور اس کی راہ کی پیروی کریں۔

اس کی راہ......اس کے سوا......اور کیا ہے؟

**يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ...** ۴/۵۹

”اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔“

**مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ.** ۴/۸۰



”جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔“

ہے کوئی طالب جس کی خواہش ہو کہ اللہ کے مقرب فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کریں!!

ہے کوئی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والا!! جو اور نہیں تو سورۃ الانعام کی آیاتِ کریمہ نمبر 151 تا 153 کو ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھے اور پھر ان پر غور وفکر کرے کہ ان آیات میں اللہ کے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمیں کن کن احکام کو بجالانے کی تعلیم دے رہے ہیں اور کن کن معاملات ومسائل سے بچنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

کوئی ہے جو ان آیات میں ڈھونڈے کہ وہ کون سا راستہ ہے جس کو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

**وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o**

”اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے،سو اس راہ پہ چلو،اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے۔تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔“

ہے کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والا......؟؟ جو خلوصِ دل کے ساتھ ربّ العالمین، الرحمٰن الرحیم اور مالک یوم الدین کی حمد وثنا کر کے اس سے سچے دل سے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کے لیے اُس کی رہنمائی طلب کرے۔

کاظم حسین کاظمی

27-06-2014

فون:0300-8800807

# عقیدت کا سفر

سچ کو دل میں بسا کر بڑے مان سے
اب کے حاضر ہوں میں اک نئی شان سے
بات میری حقیقت پہ مبنی ہے یہ
اِس میں شامل نہیں ہے "فسانہ" کوئی
اِک زمانہ ہوا
میری غزلیں، ترانے، وہ نظمیں سبھی
سیف[1] کی شفقتوں کا سہارا لیے
فکرِ ساحل[2] سے لے کر نئی روشنی
جب اشاعت کے قابل ہوئیں
تو مِری
آرزو ایک ہی موڑ پر رُک گئی
نام کیا اب رکھوں اپنے دیوان کا



مرحلہ طے ہوا
عشق جیسا تھا، ویسا ہی عنواں ہوا
اپنا دیوان "سچ مچ" فسانہ[3] ہوا
میری خوشیوں کا پر سلسلہ رُک گیا
خواب اپنے پریشان سے دیکھ کر
میں فقیرِ زماں
اپنے حالات کو کوستا رہ گیا
یوں مِری بے کسی کے اسی دور میں
سعد[4] نے دستِ شفقت بڑھاتے ہوئے
مجھ غریبِ وطن کو دیا حوصلہ
شاعری میری زیرِ اشاعت ہوئی
تو مِرے دوستوں کو خبر ہو گئی
چند احباب نے مشورہ یہ دیا
میں کوئی نعت بھی اِس میں شامل کروں

اُن کا کہنا تھا، یہ آج کے دور میں
چَھپ رہی ہیں کتابیں جو بازار میں
گیتوں، نظموں کی، غزلوں کی، قطعات کی
جھوٹی موٹی "محبت" کے اشعار کی
نعت ہوتی ہے اِن سب کے آغاز میں
باعثِ خیر ہے، تم بھی ایسا کرو
نعت شامل کرو اپنے دیوان میں
بات اُن کی بڑی معتبر تھی مگر
دل لرزنے لگا بس یہی سوچ کر
رتبۂ احمدِ مصطفٰےؐ کا یہاں
اک خدا کے سوا
کوئی ایسا نہیں، جو بیاں کر سکے
میرا ایمان مجھ سے مخاطب ہوا
اِس "فسانے" کے آغاز میں کیوں بھلا



نعت کے شعر لکھوں میں دیوان میں
ایسی باتوں سے پہلے ہو نعتِ نبیؐ
یہ محبت کا کوئی بھی پہلو نہیں
شاہِ خیر الوریٰؐ کا نہیں یہ ادب
آئینہ دیکھتے ہی یہ مجھ پر کھُلا
ذوقِ توصیفِ احمدؐ بجا ہے مگر
یہ کہ اُنؐ کی محبت، ادب کے سوا
اُنؐ کی سیرت کو، سنت کو جانے بِنا
اُنؐ کی عظمت کو، بعثت کو سمجھے بِنا
حُبِّ آلِ نبیؐ کی تڑپ کے سِوا
اُنؐ کے اصحاب کی بھی عقیدت بِنا
اُنؐ کی یادوں میں باتوں میں، کھوئے بِنا
اُنؐ کی چاہت میں، فرقت میں روئے بِنا
مجھ غزل گو، سیہ رو کو کیسے ملے

یہ جو اک سنتِ کعبؓ و حسانؓ ہے
سوچتے سوچتے آنکھ تر ہو گئی
اور اپنے فسانے کے آغاز میں
مجھ سے توصیفِ احمدؐ نہ لکھی گئی
چُھپ گیا خیر یونہی فسانہ مِرا
اور نہ حاصل ہوا یوں شرف نعت کا
پر مِری ایک مشکل تو حل ہو گئی
اور پہچان میری مجھے مل گئی
جس کی خاطر مرتب فسانہ ہوا
اجنبی تو وہ تھا، اجنبی ہی رہا
دل کہ اُس کی محبت سے اُکتا گیا
میری مایوسیاں بڑھ گئیں، تو مِرے
دل کو یادِ نبیؐ کا سہارا ملا
اپنی تسکین کو میں نے پھر یوں کیا



پہلے اقبال[۵] و حالی[۶] کی نعتیں پڑھیں
وارثی[۷] کو پڑھا، قاسمی[۸] کو پڑھا
پھر ظہوری[۹] قصوری[۱۰] و شہزاد[۱۱] کی
اور چشتی[۱۲] حسن[۱۳] اور مسرور[۱۴] کی
جس قدر ہو سکیں، ان کی نعتیں پڑھیں
پھر جو ''صلوعلیہ''[۱۵] کو پڑھا شوق سے
بڑھ گیا ذوق و شوق اُنؐ کی توصیف کا
پر کبھی ایک خواہش نہ پوری ہوئی
نعت لکھنے کی ہمت نہ مجھ کو ہوئی
پھر مِرے روبرو میرے اعمال تھے
دل تڑپنے لگا، آنکھ رونے لگی
ایسے حالات میں میرے محبوب[۱۶] نے
میرے جذبات کو اک نیا رُخ دیا
اُس نے مجھ کو اک ایسا خزانہ[۱۷] دیا

زندگی ہی بدل دی وہ جس نے مِری
اک دعا کے صلے ہی میں اُس نے کسی
غیر مسلم کی نعتیں مجھے بخش دیں
میں نے جب ایک ہندو سخا[۱۸] کو پڑھا
تو مِرا حالِ دل کچھ عجب ہو گیا
اُس کے اشعار میں ایک پیغام تھا
ایک للکار تھی، مومنوں کے لیے
بیشتر اُس کا عنواں وہ انسان تھے
جو کہ میری طرح کے مسلمان تھے
اُس کی نعتیں پڑھیں تو مجھے یوں لگا
میں فقط نام کا اک مسلمان ہوں
بے عمل، پُرخطا، کس قدر رُوسیہ
اپنے فن کو جو پرکھا تو ایسا لگا
میں وہ "بدبخت شاعر" ہوں اس دور کا



جس کے دیوان میں نظمیں، غزلیں تو ہیں
پر نہیں ہے تو نعتِ حبیبِ خدا
جس کا ہر پل یہاں
دل مجازی حسینوں پہ مرتا رہا
"غیر مسلم" مگر نعت لکھتے رہے
میرے وجدان نے مجھ کو آواز دی
"ہے کہاں وہ ترا حُبِّ نامِ نبیؐ
وہ ترا ذوقِ نعتِ نبیؐ کیا ہوا
اب کے آگے نکل، گر مسلمان ہے"
میرے سینے میں ایماں مچلنے لگا
میرا مارے "ندامت" کے سر جُھک گیا
جب سخاؔ کو پڑھا تو یہ نعمت ملی
دل سے آواز آنے لگی اُس گھڑی

ہر مرض کی دوا کیجیے
مدحتِ مصطفیٰؐ کیجیے

پہلے اشکوں سے کر کے وضو
نام اُنؐ کا لیا کیجیے

تا کہ اِقرا کے معنی کُھلیں
ذکرِ غارِ حرا کیجیے

خاکِ طیبہ کا سرمہ ملے
رو کے‘ دل سے دعا کیجیے

اُنؐ کی سیرت کا ہے آئنہ
روز قرآں پڑھا کیجیے

نعت لکھنا اگر ہو نصیب
کیوں پھر اس کے سِوا کیجیے



ایسے جذبات میں‘ ایسے لمحات میں
نعت ہوتی گئی اور میں لکھتا گیا
پھر مضامین مجھ پر اُترنے لگے
دل کو اُنؐ کی محبت ملے
گھر ہے خالی مکیں چاہیے
اپنا دیوانہ پن یہ کہے
طیبہ کی سرزمیں چاہیے
میرا ایمان یوں ڈھل گیا نعت میں
اے خدا پوری کر یہ تمنا مری عمر بھر نعت اُنؐ کی میں لکھتا رہوں
جس میں شامل نہ ہو نعتِ خیر البشر‘ ایسا زورِ قلم اب نہیں چاہیے
کس قدر مجھ پہ رَب کی عنایت ہوئی
یاد اُنؐ کو کیا رات بھر
روتے روتے سحر ہوگئی
جب یہ نعتیں اشاعت کو چُن لی گئیں

تو مجھے فکرِ ساحل کی اُلفت بھری
روشنی بھی ملی، تازگی بھی ملی
میں نے شہزاد[۱۹] کے روبرو بیٹھ کر
اُن سے باریکیاں نعت کی سیکھ لیں
وارثی[۲۰] سے ملا تو محبت ملی
مجھ کو اک "اجنبی" سے اخوت ملی
کچھ کتابیں ملیں اور یادیں ملیں
نعت کہنے کے کتنے قرینے ملے
پھر جو خالد[۲۱] کی صحبت میسر ہوئی
تو وہاں بھی مجھے
کیا کلام و بیاں کا سلیقہ ملا
پھر مِری خوش نصیبی کی حد ہو گئی
مجھ کو تائب[۲۲] سے ملنے کا موقع ملا
اُن کی خدمت میں حاضر ہوا جس گھڑی



اُن کے لب پر تھا جاری وہ ذکرِ نبیؐ
اُن کا پُرکیف طرزِ بیاں دیکھ کر
اُن کی آنکھوں میں اشکِ رواں دیکھ کر
اُن کا معیارِ حُبِّ نبیؐ دیکھ کر
اُن کی عظمت بھری عاجزی دیکھ کر
نعت گوئی کی برکت سمجھ آ گئی
اور خود کو پرکھنے کا موقع ملا
پھر مِرے روبرو میرے اعمال تھے
دل تڑپنے لگا، آنکھ رونے لگی
اُن سے بھی عاجزی کا سبق لے لیا
ایسے لوگوں سے میں کیوں ملا، سوچیے
میرا دیوان اب کے فسانہ نہیں
نعتِ خیرالبشرؐ ہے، غزل تو نہیں
مجھ کو درکار تھی نعت کی روشنی

یہ جہاں بھی ملی میں وہیں رُک گیا
غیر مسلم سخا کو بھی رہبر کہا
یاد کر کے مِرا دل تڑپتا ہے اب
نعت خوانی کبھی میری پہچان تھی
میں نے حافظ[۴۳] سے شارق[۴۴] سے صدیق[۴۵] سے
نور دین[۴۶] و خلیل[۴۷] و اللہ داد[۴۸] سے
''رہبروں'' کی ہدایت پہ اسکول کے
دور میں کس قدر منفرد سوز سے
ایک عرصے تلک
رہنما شاعروں کی وہ نعتیں پڑھیں
کس قدر میں نے اعزاز جیتے مگر
اپنے فن میں تسلسل نہ کچھ رکھ سکا
اور مِرا دل کسی ''اور'' کا ہو گیا
میرے سب رہبروں کو مبارک ہو اب



میری پہچان آخر مجھے مل گئی
جس کے دم سے وہ مجھ پر فدا تھے کبھی
اُن کو معلوم ہو
اب مجھے خوابِ غفلت سے جاگے ہوئے
اک زمانہ ہوا
آرزو اب کسی موڑ پر کیوں رُکے
میں نے مانگی تھی جو صدق دل سے کبھی
دیکھیے ''اک دعا پُر اثر ہو گئی''

یکم ستمبر ۲۰۰۱ء
کاظم حسین کاظمی (لاہور)

# حواشی

۱- استادِ محترم پروفیسر سیف اللہ خالدؔ صاحب شعبہ اردو (اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور) نامور شاعر محقق نقاد ادیب۔

۲- استادِ محترم پروفیسر لطیف ساحل صاحب (شعبہ اُردو اسلامیہ کالج سول لائنز) منفرد لہجے کے بلند پایہ شاعر ادیب، محقق۔

۳- اپنے پہلے شعری مجموعے "عشق فسانہ اپنا" کی طرف اشارہ ہے۔

۴- استادِ محترم سعد اللہ شاہ صاحب (اسلامیہ کالج سول لائنز) شعبہ انگریزی عہد ساز شاعر، کالم نگار۔

۵- حضرت علامہ محمد اقبال ۶- مولانا حالی

۷- عہدِ حاضر کے نمایاں نعت گو شاعر مظفر وارثی صاحب

۸- اُردو ادب کا ایک عہد احمد ندیم قاسمی صاحب

۹- جناب محمد علی ظہوری ۱۰- جناب منیر قصوری

۱۱- محمد شہزاد مجددی ۱۲- جناب محمد اعظم چشتی

۱۳- جناب حسن رضوی ۱۴- جناب مسرور کیفی



۱۵- عہدِ حاضر کے نمائندہ نعت گو شاعر جناب حفیظ تائب کا نعتیہ مجموعہ

۱۶- میرے واقعی محبوب دوست محبوب الٰہی صاحب (ادیب، صحافی، ڈرامہ نگار)

۱۷- ماہنامہ "نعت" جولائی 1992ء کے شمارے غیر مسلموں کی نعت حصّہ چہارم کی طرف اشارہ ہے۔

۱۸- لالہ لچھمی نرائن سخا، ہندو نعت گو شاعر (حواشی کے آخر میں ان کے نعتیہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹- محمد شہزاد مجددی۔

۲۰- جناب مظفر وارثی

۲۱- منفرد لہجے کے نمائندہ شاعر خالد علیم صاحب (وزارتی ایوارڈ یافتہ)

۲۲- جناب حفیظ تائب

۲۳- میرے پرائمری سکول کے ٹیچر حافظ میاں محمد صاحب (انگہ) مرحوم جن کو لکھتے ہوئے کانپتے ہیں ہاتھ

۲۴- (میرے ہائی سکول کے ٹیچر) استادِ محترم حکیم محمد فاضل شارقؔ صاحب (انگہ) جن کے قول و عمل نے بچپن ہی سے میرے عقائد و نظریات پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

۲۵- استادِ محترم حضرت مولانا محمد افضل صدیق صاحب (انگہ) عرف "بھائی جان" (واقعتاً "مرحوم جن کو لکھتے ہوئے کانپتے ہیں ہاتھ")

جن سے میں نے ناظرہ قرآنِ مجید پڑھا۔

۲۶- استادِ محترم نوردین صاحب‘ ڈرائنگ ماسٹر‘ ہائی سکول نوشہرہ (وادیٔ سون)

۲۷- استادِ محترم قاضی خلیل الرحمٰن صاحب پی ٹی آئی‘ ہائی سکول نوشہرہ (وادیٔ سون)

۲۸- استادِ محترم ملک اللہ داد (مرحوم) (پی ٹی آئی‘ ہائی سکول نوشہرہ (وادیٔ سون)

(مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ جن لوگوں نے میرے اس ''ذوق'' کی حوصلہ افزائی کی‘ ان میں استادِ محترم محمد اسماعیل صاحب‘ (پرائمری سکول ٹیچر انگہ) جن کے ہاتھ سے میں نے اپنی زندگی کا پہلا ''اوّل انعام'' ۲ روپے وصول کیا اور وہ دو روپے میرے لیے بی اے میں حاصل کیے گئے‘ گولڈ میڈل سے آج بھی زیادہ قیمتی ہیں۔ استادِ محترم ملک محمد رفیق صاحب آف سرہال (وادیٔ سون) استادِ محترم احمد خان صاحب آف کفری (وادیٔ سون) ان تمام بزرگ ہستیوں کی شفقتوں بھری رہنمائی بھی میرا سرمایۂ حیات ہے۔

ہندو نعت گو شاعر لالہ لچھمن نرائن سخاؔ کے (بطورِ نمونہ) چند اشعار:

محبت دل میں محبوبِ خدا کی کچھ کرو پیدا
خدا کے دین میں تو ہے یہی تعریف ایماں کی
مسلماں ہے تو وہ ہے جس میں کچھ خُلقِ محمدؐ ہو
کسوٹی ہے اگر دنیا میں تو یہ ہے مسلماں کی



○

دو چار اشک یادِ نبی میں‘ بہیں ضرور
لازم ہے یہ درود دعائے سحر کے ساتھ

○

کافر ہے مومنوں میں‘ مومن ہے کافروں میں
عشقِ نبیؐ میں یارب کیا حال ہے سخاؔ کا

○

بس شفاعت کی اُمیدوں پر ہے سب دارومدار
ورنہ یاں اے شافعِ روزِ جزا کچھ بھی نہیں

## التجا

اے خدا بس نعتِ پیغمبرؐ مِری پہچان ہو
مصطفےؐ کی ذات میرے شعر کا عنوان ہو
میری قسمت پر زمانہ رشک کرتا ہی رہے
میرے ہونٹوں پر نبیؐ کا تذکرہ ہر آن ہو



○

ہو گیا ہے مِرا دل فدائے نبیؐ اس کو کوئی صنم اب نہیں چاہیے
یہ رہینِ رہِ مصطفےؐ ہے اسے، فکرِ بود و عدم اب نہیں چاہیے

میرے رنج والم کی دوا یوں ہوئی، مجھ کو ذکرِ نبیؐ سے محبت ہوئی
میرے خالق نے ایسی نظر مجھ پہ کی، خوفِ رنج والم اب نہیں چاہیے

ذکرِ احمدؐ فقط ہے اثاثہ مِرا اُنؐ کی سیرت سے دل ہے مُنوَّر مِرا
میں فدائے شہِ دوسرا ہوں مجھے کوئی جاہ و حشم اب نہیں چاہیے

دل نہ میرا پھرے سوئے دنیا کبھی، اے خدا ایسا جذبہ عطا کر مجھے
جو رہِ دینِ احمدؐ سے رُخ پھیر دے، وہ نشانِ قدم اب نہیں چاہیے

نعت گو ہوں میں اب، وہ غزل گو نہیں، میرے غفّار نے کر دیا یہ کرم
جو ہوا و ہوس کی علامت بنے، ہاتھ میں وہ علم اب نہیں چاہیے

میرے رب پوری کر یہ تمنا مری، عمر بھر نعت اُن ﷺ کی میں لکھتا رہوں
جس میں شامل نہ ہو نعتِ خیر البشر ﷺ ایسا زورِ قلم اب نہیں چاہیے

جب حسینؓ آپ ﷺ سے ہیں تو کاظمؔ یہی صدقِ دل سے کرو رب سے اتنی دُعا
جُز رہِ ابنِ حیدرؓ مجھے یا صمد دوسرا کوئی غم اب نہیں چاہیے



○

تنہائیوں میں اسمِ محمد ﷺ پکار کے
دیکھا ہے ہم نے روح کو یوں بھی نکھار کے

دیکھو مِری زباں پہ درود و سلام ہے
احسان مجھ پہ کتنے ہیں پروردگار کے

اے کاش خاکِ طیبہ کا سرمہ ہمیں ملے
منظر وہ ہم بھی دیکھیں کبھی آر پار کے

یادِ رسولِ پاک ﷺ نے بخشا ہے وہ سکوں
کیا ہیں، مِری بلا سے یہ غم روزگار کے

لکھتا ہوں نعت اور میں پڑھتا ہوں ذوق سے
ہیں مشغلے یہی مِرے لیل و نہار کے

خوں رو رہا ہے آپؐ کی فرقت میں ہر گھڑی
حالات ہیں عجیب دلِ بے قرار کے

دُنیا سے، دردِ دنیا سے بیگانہ ہو گیا
کاظم میں دل میں فکرِ پیمبرؐ اُتار کے



○

ہر مرض کی دوا کیجیے
مدحتِ مصطفیٰؐ کیجیے

پہلے اشکوں سے کر کے وضو
نام اُنؐ کا لیا کیجیے

تاکہ اِقرا کے معنی کُھلیں
ذکرِ غارِ حرا کیجیے

خاکِ طیبہ کا سرمہ ملے
رو کے دل سے دعا کیجیے

اُنؐ کی سیرت کا ہے آئنہ
روز قرآں پڑھا کیجیے

نعت لکھنا اگر ہو نصیب
کیوں پھر اِس کے سِوا کیجیے



○

جس منظر کو سوچتے ہیں، اُس منظر کے ہو جاتے ہیں
ہاں اُس در پر جانے والے اُس دَر کے ہو جاتے ہیں

ذکرِ نبیؐ سے جن کا سینہ ہر دم روشن رہتا ہے
اُن کا پیمبرؐ اور وہ سب پیغمبرؐ کے ہو جاتے ہیں

ناقد ہوں یا قاتل ہوں، وہ ننگی تلواروں والے
میرے نبیؐ تک جاتے جاتے اُس گھر کے ہو جاتے ہیں

خُلقِ نبیؐ کا ایسا منظر اہلِ کربل نے دیکھا
حُر بھی آخرکار حسینی لشکر کے ہو جاتے ہیں

جن کے دل میں حُبِّ نبیؐ ہو ڈرتے نہیں وہ باطل سے
بستر پر سوتے ہیں نبیؐ کے، دلبر کے ہو جاتے ہیں

صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ اور شانِ علیؓ بھی تو دیکھو
آپس میں یکجاں رہتے ہیں، رہبر کے ہو جاتے ہیں

اُنؐ کی یاد ہے ایک سمندر اور یہ دریا دیوانے
کاظم ویرانوں سے ہو کر، ساگر کے ہو جاتے ہیں



○

محبّ بھی نامکمل ہے، عقیدت نامکمل ہے
نہ ہو خُلقِ محمدؐ تو اطاعت نامکمل ہے

مِرے خالق مجھے حسانؓ کا لہجہ عطا کر دے
وگرنہ نعت کہنے کی سعادت نامکمل ہے

نہ جس میں کچھ رسول اللہؐ کی طاعت کا جذبہ ہو
وہ حکمت نامکمل ہے، حکومت نامکمل ہے

نہ بھیجو گے اگر یارو! درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
تو پھر دینِ مبیں کی یہ محبت نامکمل ہے

تری ؐ سنت کا تارک تو مسلماں ہو نہیں سکتا
اطاعت میں جو خامی ہو تو اُلفت نامکمل ہے

کتابِ حق تری ؐ سیرت، حبیبِ رب تری عظمت
نہ سیرت نامکمل ہے، نہ عظمت نامکمل ہے

ذرا تاریخِ آدمؑ کو اُٹھا کر دیکھیے یارو
سِوا میرے پیمبر ؐ کے حقیقت نامکمل ہے

مجھے خالق نے بخشی ہے سعادت نعت گوئی کی
کوئی کیوں کر کہے گا اب کہ نعمت نامکمل ہے

بُلا مجھ کو بھی یا غفّار تو شہرِ محمد ؐ میں
وگرنہ غیر سمجھیں گے کہ چاہت نامکمل ہے



○

کس قدر دُور ہوں مدینے سے
درد اُٹھتا ہے میرے سینے سے

گلستانوں میں وہ کہاں خوشبو
آئے جو آپ ؐ کے پسینے سے

سامنے ہوں اگر حبیبِ ؐ خدا
کون تھکتا ہے اشک پینے سے

ایک قطرہ بھی ہے بہت مجھ کو
اُن کی حکمت کے آبگینے سے

خاتم المرسلینؐ کو، لوگو
یاد کیجئے، مگر قرینے سے

جس میں ذکرِ رسولِ پاکؐ نہیں
موت بہتر ہے ایسے جینے سے

ذکر ایسا کروں کہ بعد مِرے
خوشبو پھیلے مِرے دفینے سے

حاجیوں کا وہ قافلہ آیا
آنکھ ہٹتی نہیں سفینے سے

خاکِ شہرِ نبیؐ کا ذرّہ بھی
بیش قیمت ہے ہر نگینے سے



○

میرے خدا کا آخری شہکار آپؐ ہیں
حسن و عمل کا، خُلق کا معیار آپؐ ہیں

اُنؐ سا کوئی نہ تھا، نہ کوئی ہے، نہ آئے گا
اتنے بلند صاحبِ کردار آپؐ ہیں

اُٹھتی نہیں نگاہ درِ غیر کی طرف
میرے تو صرف سیّد و سردار آپؐ ہیں

کیوں کر نہ ہم فدا ہوں محمدؐ کے نام پر
حق کی عدالتوں کے طرف دار آپؐ ہیں

قول و عمل کہ حسنِ بصیرت کے روپ میں
آگے ہر ایک ظلم کے دیوار آپؐ ہیں

سجدوں میں کہنا رو کے وہ "یا ربِّ اُمتی
بخشش ہو سب کی" اِس کے طلب گار آپؐ ہیں



○

نعت سے ہر جہت سنور جائے
تو مِری معرفت سنور جائے

جان نکلے تو آپؐ کے دیں پر
یوں مِری آخرت سنور جائے

کاش اُنؐ کو یہ رہنما کر لے
ساری انسانیت سنور جائے

خُلقِ احمدؐ کو جو بھی اپنا لے
اُس کی پھر حیثیت سنور جائے

آپؐ کے اسوۂ مبارک سے
فکر کی ہر جہت سنور جائے



○

اُلفتوں کے سفیر آپؐ بس آپؐ
ہر زماں کے امیر آپؐ بس آپؐ

عالمِ نو ہے کفر و شر کا اسیر
بحرِ خیرِ کثیر آپؐ بس آپؐ

بادشاہوں کو یہ کہاں توفیق
رہبرِ بے نظیر آپؐ بس آپؐ

خاتم المرسلین کی صورت!
لُطفِ ربِّ قدیر آپؐ بس آپؐ

○

آنکھیں یہی ہوں دائم، دل بھی یہی ہو دائم
یادِ نبیؐ سے اِن میں پھر روشنی ہو دائم

اے کاش میں بھی دیکھوں طیبہ کے وہ نظارے
اپنے نصیب میں بھی اُنؐ کی گلی ہو دائم

اُنؐ کی لگن میں یارو شرمائیں جس سے دریا
آنکھوں میں کاش اپنی ایسی نمی ہو دائم

کہتا پھرے زمانہ شیدا مجھے نبیؐ کا
اُنؐ سے مِری وہ مالک وابستگی ہو دائم



روشن ہے جن گھروں میں، یہ نورِ دینِ احمدؐ
ان کا نصیب کیسے پھر تیرگی ہو دائم

دونوں جہاں کے مالک، افکارِ مصطفیٰؐ سے
بخشی گئی جو مجھ کو وہ زندگی ہو دائم

ہو اُنؐ کا خُلق ساگر اور میں کہ ڈوب جاؤں
جو بُجھ نہ پائے کاظمؔ وہ تشنگی ہو دائم

○

بس پیمبرؐ کا دیں چاہیے
اور پختہ یقیں چاہیے

اپنا دیوانہ پن یہ کہے
طیبہ کی سرزمیں چاہیے

اُنؐ کے معبُود کے سامنے
جو ہو خم وہ جبیں چاہیے

سرزمینِ حرم کے سوا
کچھ نہیں، کچھ نہیں چاہیے



مغفرت کی ضمانت جو دے
کوئی ایسا امیں چاہیے

نعتِ مرسلؐ پڑھوں جھوم کر
سوز ایسا حسیں چاہیے

دل کو انؐ کی محبت ملے
گھر ہے خالی مکیں چاہیے

بات کرنے کو معراج کی
ذکرِ عرشِ بریں چاہیے

○

میرے خالق کا مجھ پر کرم ہو گیا
نعت کا کچھ تو ساماں بہم ہو گیا

نعت پر نعت لکھتا رہا، رات بھر
سرخرو اُنؐ کے آگے قلم ہو گیا

میری سوچوں کے ہر زاویے پر اِدھر
نقش اُنؐ کا ہی نقشِ قدم ہو گیا

سرکشوں میں جب آئے وہؐ رہبر مرے
امن کا ہر سو بالا علم ہو گیا



آپؐ کے حسنِ اخلاق کے سامنے
سرنگوں سب عرب، سب عجم ہو گیا

نعت لکھوں تو خود ہی پڑھوں سوز سے
اپنا فن بھی فدائے حرم ہو گیا

دو جہاں اُس کی قسمت پہ قربان ہوں
آپؐ کا جو بھی شاہِ اُممؐ ہو گیا

○

اُن کے لُطفِ حیات کو چاہو
صاحبِ التفات کو چاہو

کوئی اُنؐ کی مثال کیا ہوگا
سیّدِ خوش صفات کو چاہو

گر سکوں چاہیے زمانے میں
روحِ اخلاقیات کو چاہو

کچھ تجسس کو بھی قرار ملے
پیکرِ معجزات کو چاہو



اُنؐ کا ہر اک عمل مقدس ہے
اُنؐ کی ہر ایک بات کو چاہو

جو ہیں عہدِ نبیؐ سے وابستہ
اُنؐ سبھی واقعات کو چاہو

بھول کر تم سزا جزا کا ظم
اپنی وجہِ نجات کو چاہو

○

جس گھڑی نامِ محمدؐ مِرے لب پر آئے
اپنی سانسوں سے مجھے بوئے معطر آئے

وہ کہ ہیں فرش نشیں، عرش مکیں، رہبرِ دیں
کس کی ہمت کہ کوئی اُنؐ کے برابر آئے

آپؐ کے نام سے منسوب ہو گر فن میرا
اپنی قسمت پہ مجھے رشک نہ کیونکر آئے

شافعِ روزِ جزا کون ہے، جز اُنؐ کے یہاں
آپؐ سے پہلے بھی گو لاکھ پیمبرؑ آئے



سخت اَیّام تھے کیا شعبِ ابی طالب کے
یاد آ جائیں تو پھر آنکھ مِری بھر آئے

اُنؐ کی صد شکر قیادت ہے میسر مجھ کو
ہر زمانے کے لیے بن کے جو رہبر آئے

○

آپؐ کا اسمِ مطہر میرے دل پر چھا گیا
میری نظروں میں مِرا اپنا مقدر چھا گیا

آئے پیغمبرؑ بھی کتنے، مرسلیںؑ بھی اَن گنت
سب زمانوں پر مگر میرا پیمبرؐ چھا گیا

خاکِ طائف اور خاکِ کربلا کا سوچ کر
ذہن میں صبر و رضا کا ایک منظر چھا گیا

اِس غمِ دوراں کی اکثر تیز تپتی دھوپ میں
ذکرِ احمدؐ سایہ بن کر میرے سر پر چھا گیا



جس نے بھی دینِ نبیؐ کے راستے کو چُن لیا
منفرد ٹھہرا جہاں میں اور سب پر چھا گیا

یہ فقط نعتِ نبیؐ کی سب ہیں کاظمؔ برکتیں
کیسی کیسی محفلوں میں مجھ سا کمتر چھا گیا

○

سیدھا رَستہ مل جاتا ہے اُس کو گھپ اندھیاروں میں
نورِ خُلقِ نبیؐ جو ڈھونڈے قرآں کے سیپاروں میں

آؤ ذرا، سوچیں، اُس دیں کے ہم کتنے شیدائی ہیں
جس کی خاطر آپؐ نے پتھر کھائے ہیں بازاروں میں

ایک پیالہ، ایک چٹائی ہادیِ اعظمؐ کا ساماں
ایسا مرتبہ کب ملتا ہے شاہوں کے درباروں میں

آپؐ کے سب اصحابؓ ستاروں کی مانند درخشاں ہیں
آپؐ کی ہستی روشن ایسی، جیسے چاند، ستاروں میں



مجھ کو صبرِ بلالیؓ دے دے یا ستّار و یا غفّار!
اوڑھ کے آپؐ کی چاہت لیٹوں میں دہکے انگاروں میں

اُنؐ کی ایک دُعا سے یارو، قاتل گرتے قدموں پر
اُٹھنے کی ہمت کب ہوتی پھر اُنؐ کی تلواروں میں

آپؐ کی سیرت، آپؐ کی عظمت، آپؐ کا خلق، عمل، باتیں
ڈھونڈنے والے پا لیتے ہیں قرآں کے سیپاروں میں

آپؐ کے پاک پسینے سے کاظم وہ خوشبو آتی تھی
ایسی خوشبوئیں کب ہوں گی دنیا کے گلزاروں میں

○

نعتِ خیرالبشرؐ ہو گئی
زندگی معتبر ہو گئی

نعت لکھتا ہوں میں آپؐ کی
ایک خواہش امر ہو گئی

یاد اُن کی مِرے ساتھیو!
میرا زادِ سفر ہو گئی

اُن کی مانگی ہوئی ہر دُعا
سب کا نورِ نظر ہو گئی



مجھ کو اُنؐ کی محبت ملی
اک دعا پُر اثر ہو گئی

یاد اُن کو کیا رات بھر
روتے روتے سحر ہو گئی

○

خاکِ طیبہ کبھی قسمت میں اگر ہو جائے
زندگی چین سے پھر اپنی بسر ہو جائے

کاش بطحا کی فضاؤں میں سفر کرتے ہوئے
یہ سیہ کار وہاں گردِ سفر ہو جائے

ایک ذرّے کے برابر بھی نہیں دل اپنا
یاد ہو اِس میں اگر اُن کی، گہر ہو جائے

سامنے آپؐ کا جلوہ ہو، رُخِ اطہر ہو
اور پھر عمر عقیدت میں بسر ہو جائے



ہو جسے حُبِّ نبیؐ ، خوفِ خداوندِ کریم
وہ جہاں بھر کے خداؤں سے نڈر ہو جائے

حاصلِ زیست ہے غم اُنؐ کا، محبت اُنؐ کی
کوئی مشکل ہو، مِرا دین سِپر ہو جائے

میری پہچان بنے اُسوۂ احمدؐ پہ عمل
اور اُونچا مِرا معیارِ ہنر ہو جائے

○

روشنی سر بہ سر دیکھیے
شہرِ خیرالبشرؐ دیکھیے

نعت اُنؐ کی اثاثہ مِرا
میرا رختِ سفر دیکھیے

یورشِ کفر کے سامنے
وہؐ ہیں سینہ سپر دیکھیے

بن گئے وہ عمرؓ کیا سے کیا
اِک دُعا کا اثر دیکھیے

گونجتی ہے صدا نعت کی
میرا آباد گھر دیکھیے



○

زندگی میں یہ کام ہو جائے
نعتِ خیر الانامؐ ہو جائے

نام آیا ہے اُنؐ کا ہونٹوں پر
اب درود و سلام ہو جائے

لکھتے لکھتے حضورؐ کی توصیف
بس مِرا اختتام ہو جائے

اُنؐ کی تعریف کرنے والوں میں
شامل اپنا بھی نام ہو جائے

کوئے شہرِ نبیؐ میں کھو جاؤں
گر وہاں کچھ قیام ہو جائے

جو جیے آپؐ کی محبت میں
قابلِ احترام ہو جائے

رہ گزر اُنؐ کی، زندگی ہو مری
شہر میں اُنؐ کے، شام ہو جائے

جو رہِ مصطفےٰؐ کا راہی ہو
عالم اُس کا غلام ہو جائے

گونجے گھر گھر میں بس یہ نعتِ نبیؐ
فن مِرا اتنا عام ہو جائے



○

آیئے! آرزوئے محمدؐ کریں
مل کے سب گفتگوئے محمدؐ کریں

ہر بلا ہم سے ٹل جائے گی، دیکھنا
رُخ چلو صرف سوئے محمدؐ کریں

ہم چلیں سیرتِ مصطفےٰؐ پر چلو
عام دنیا میں خوئے محمدؐ کریں

ہم کو دیکھیں تو خوش ہوں، ہمیں دیکھ کر
خود کو یوں روبروئے محمدؐ کریں

پھر سے اندھیر ہے اپنے چاروں طرف
ٹھہریئے جستجوئے محمدؐ کریں

○

نعت لکھوں آپؐ کی، لکھوں قصیدہ آپؐ کا
میں کہ ہوں اے رہنمائے دین و دنیا، آپؐ کا

روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی ہے چار سو
ظلمتوں پر چھا گیا ہے خُلقِ یکتا آپؐ کا

وہ بھلا کیسے پھنسے ابلیس کی تلبیس میں
رہنما جس کا ہے بس نقشِ کفِ پا آپؐ کا



کیوں نہ لکھوں نعت اُنؐ کی، کیوں نہ سوچوں میں انھیںؐ
میرے دل میں جب مُنوّر ہے اُجالا آپؐ کا

تھے بہت خوش بخت، جن کو ساتھ تھا اُنؐ کا نصیب
کاش!! ہم بھی دیکھتے وہ دورِ اعلیٰ آپؐ کا

○

سیّدِ پاکؐ نے تکمیلِ حقیقت کی ہے
حق پرستوں نے بجا آپؐ کی بیعت کی ہے

کھائے جو نانِ جویں عرشِ بریں کا راہی
بادشاہوں کی اُسی نے تو کفالت کی ہے

دُور ہیں اُنؐ کی شریعت سے تو مجرم ہم ہیں
سنگریزوں نے پیمبرؐ کی اطاعت کی ہے

وہ پیالہ، وہ مصلیٰ، وہ چٹائی واللہ
آپؐ نے فقر سے آرائشِ اُمت کی ہے



دُشمنِ جاں بھی اُنھیں صادق و مصدوق کہیں
اس طرح آپؐ نے تشریحِ صداقت کی ہے

اُنؐ پہ خالق کی عنایت تھی، نظر تھی، پھر بھی
میرے سرکارؐ نے رو رو کے عبادت کی ہے

بانٹ کر علم کے انوار برابر سب میں
عام سرکارؐ نے دانائی و حکمت کی ہے

عاصیوں کو بھی شفاعت کا سنایا مژدہ
سرورِ پاکؐ نے اُمت سے محبت کی ہے

○

اہلِ ایمان تو سب پار اُتر جائیں گے
جو نہیں آپؐ کے دیں پر، وہ کدھر جائیں گے

یا ودود! اِن کو کسی طور مدینے لے چل
ورنہ رو رو کے یہ دیوانے تو مر جائیں گے

نسبتِ نعت سے جانے گی ہمیں اب دنیا
زندگی صَرف، فقط نعت پہ کر جائیں گے

خواہشِ نفس بہت تیری غلامی کی ہے
اب کے ہم اُنؐ کے تصور میں بکھر جائیں گے

اک دُعا پُر اثر ہو گئی 

خود کو اک بار غلامی میں تو اُنؐ کی دیجئے!
دیکھ لینا کہ یہ حالات سُدھر جائیں گے

میرے اللہ بُلا لے تو مدینے ہم کو
پھر نہ لوٹیں گے جو اِک بار اُدھر جائیں گے

اِن کو سرکارؐ کی سیرت کا دِکھا دو جلوہ
جتنے اُترے ہوئے چہرے ہیں، نِکھر جائیں گے

○

چبھتی ہے کیا بدن پہ یہ پوشاک، دیکھیے
شہرِ نبیؐ کی تن پہ مِرے خاک دیکھیے

ملبوس رہتے سادہ سے کھدر میں بیشتر
طیبہ کے تاجدار کی پوشاک دیکھیے

تھی کس قدر پسند وہ نانِ جویں انھیں
سرکارِؐ دو جہان کی خوراک دیکھیے

ہے میرے دل کا حال مِری آنکھ سے عیاں
یادِ نبیؐ میں دیدۂ نمناک دیکھیے



اُسوہ رسولِ پاکؐ کا کر لیں ہم اختیار
ہو جائے یہ فلک نہ غضب ناک، دیکھیے

اُنؐ کی گلی میں جن کو جگہ دستیاب ہے
بہتر ہیں ہم سے وہ خس و خاشاک، دیکھیے

○

جہاں میں جس جگہ بھی محفلِ سرکارؐ سجتی ہے
بھرا ماحول سجتا ہے‘ ہر اِک دیوار سجتی ہے

مِری دھڑکن‘ مِری سانسیں ہیں اُنؐ کے نام پر قرباں
انھیںؐ تو یاد کرنے کی یہی رفتار سجتی ہے

وہؐ یاد آئیں تو آنکھوں میں سدا موتی چمکتے ہیں
مِری پلکوں پہ ایسے حسرتِ دیدار سجتی ہے

نہیں مطلوب مجھ کو اب کوئی تاجِ شہنشاہی
مرے سر پر تو بس خاکِ رہِ سرکارؐ سجتی ہے



اُدھر ذکرِ جمالِ اسمِ احمدؐ‘ آ گیا دل میں
اِدھر وہ فرشِ راہِ دل بنی ہموار سجتی ہے

جو مانگی ہیں دعائیں آپؐ نے سجدوں میں رو رو کر
زباں پر بس اُنھی کی آج تو تکرار سجتی ہے

○

اُنؐ کے نقشِ قدم کی بات کرو
پھر سے کوئے حرم کی بات کرو

دل بہت ہی اُداس ہے اپنا
میرے میرِ اُممؐ کی بات کرو

دور ہوں گی یہ نفرتیں ساری
اُلفتوں کے عَلَم کی بات کرو

فکرِ حسانؓ جب ملے کاظم
نعت میں کیف وکم کی بات کرو



○

یاد آئیں وہؐ، دل مہک جائے
ساغرِ چشمِ نم چھلک جائے

میں بھی جاؤں کبھی مدینے میں
کاش قسمت مِری چمک جائے

دھڑکنوں میں درود جاری ہو
میرا قلبِ سیہ دمک جائے

نام اُنؐ کا لبوں پہ آتے ہی
غنچۂ لب "چٹک چٹک جائے"

جس کا دل ہی فدائے طیبہ ہو
نہیں ممکن کہ وہ بھٹک جائے



○

بس پیشِ نظر خُلقِ سردارِ اُمم رکھیے
دل میں نہ دو عالم کے احوال کا غم رکھیے

کرنی ہے دو عالم کی، گر تاجوری، لوگو
دستورِ شریعت کا ہاتھوں میں عَلَم رکھیے!

سیرت کا تقاضا ہے، سیرت کو پڑھیں ہر دم
رُخ اپنے خیالوں کا یوں سوئے حرم رکھیے

اخلاقِ پیمبرؐ کو، دستورِ عمل سمجھو
بس اُنؐ کا تصور میں وہ نقشِ قدم رکھیے

اُس گنبدِ خضریٰ کی لائیں گی سدا خوشبو
طیبہ کی ہواؤں سے ہاں ربط بہم رکھیے

حل ہوگی ہر اک مشکل اُن ﷺ کی ہی شریعت سے
اُن ﷺ کی رہِ اقدس سے اُمّیدِ کرم رکھیے

ہر رنج و اَلم کی ہے یہ ایک دوا یارو
ہونٹوں پہ سدا فکرِ سرکارِ اُمم ﷺ رکھیے



○

خلد کی گر سند چاہیے
بس حبیبِ ﷺ صمد چاہیے

اُن ﷺ کی حرمت پہ جاں وار دوں
روشن اپنی لحد چاہیے

نعت گو مجھ کو دنیا کہے
اپنا اونچا یہ قد چاہیے

لب پہ جاری ہے ذکرِ نبی ﷺ
کفر کا یوں بھی رد چاہیے

چاہیے اُس کے محبوب ﷺ کو
گر نگاہِ اَحد چاہیے

○

امام الانبیا بن کر وہ شاہِ بحر و بر آئے
ادب سے جھک گیا عالم کہ اب خیرالبشرؐ آئے

کوئی ہندہ سے پوچھے تو کریمی سرورؐ دیں کی
کہاں احسان وبخشش میں کوئی اُنؐ سا نظر آئے

کئی قاتل، کئی سرکش، کئی گُمراہ دنیا کے
مقدر کے دھنی ٹھہرے، جب اُنؐ کی راہ پر آئے

میں مثلِ ماہیِ بے آب فرقت میں تڑپتا ہوں
رسولِ پاک کی چاہت میں میری آنکھ بھر آئے



جو عکسِ خُلقِ احمدؐ دیکھنا چاہو، جہاں والو
یہ بو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ میں نظر آئے

میں دیکھوں، جیسے دیکھا تھا صحابہؓ نے پیمبرؐ کو
مرے اللہ مجھ کو بھی یہ اندازِ نظر آئے

○

سہارا بن گیا دینِ نبیؐ معتبر میرا
یہی ہے ہم سفر میرا، یہی ہے راہبر میرا

گیا وہ خوفِ تنہائی، گئیں محرومیاں ساری
ہجومِ یادِ احمدؐ سے ہوا آباد گھر میرا

نگاہوں میں لیے پھرتا ہوں اُنؐ کا جلوۂ اقدس
کوئی دیکھے، کوئی سمجھے ذرا ذوقِ نظر میرا

سدا میرے مقدر میں نمِ روحِ بلالیؓ ہو
کبھی تو نالۂ دل یا اَحد! منظور کر میرا



نکالا ہے غمِ دُنیا سے خود کو اِس طرح میں نے
کہ اکثر یادِ احمدؐ میں رہا دیدہ یہ تر میرا

ہے اب فکرِ محمدؐ ہی، مِرا جینا، مِرا مرنا
یہی سرمایۂ ہستی، یہی رختِ سفر میرا

میں کاظم جس گھڑی بھیجوں درود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
تو فوراً دور ہو جائے، جو ہے اندر کا ڈر میرا

میری نظر کے آگے اب شہرِ مصطفٰےؐ ہے
جس کے قریب روشن وہ خانۂ خدا ہے

پہلے درود کر لو' شامل ہر التجا میں
نامِ نبیؐ کہ باعث ' مقبولیِ دعا ہے

ہم کاش آج راہِ سبطِ نبیؐ کو چن لیں
یہ راستہ ہی وجہِ نزدیکیِ خدا ہے

خُلقِ نبیؐ کی شمعیں' بوبکرؓ اور علیؓ ہیں
فاروقؓ تو جری ہے' عثمانؓ باحیا ہے



ممدوح کی محبت' ہے کس قدر نرالی
جو آپؐ کی رضا ہے، اللہ کی رضا ہے

دستورِ زندگی ہے' پڑھیے اسے سمجھ کر
سب اسوۂ پیمبرؐ قرآن میں لکھا ہے

حُبِّ نبیؐ کی مجھ کو' ایسی ملی ہے دولت
اس شے سے بیش قیمت دنیا میں اور کیا ہے؟

○

میرے خالق نے مِری بخشش کا ساماں کر دیا
نعتِ احمدؐ کو مِرے فن میں نمایاں کر دیا

چین سے جینا تھا مشکل سرکشی کے دور میں
آپؐ آئے تو کٹھن راہوں کو آساں کر دیا

ہر طرف پھیلی ہوئی ہے یہ اُنھیؐ کی روشنی
ربِّ اکبر نے جنھیں خود فخرِ انساں کر دیا

اسمِ احمدؐ دل کے ہر صفحے پہ ہے لکھا ہوا
میرے ہر اک درد کا یوں حق نے درماں کر دیا



ربِّ اعلیٰ کا یہ اندازِ محبت دیکھیے
آپؐ کی گفتار کو تفسیرِ قرآں کر دیا

آپؐ کے دینِ ہُدیٰ کے ہیں یہ سارے سلسلے
اِن کو خود صدیقؓ، ان کو شاہِ مرداںؓ کر دیا

ماسوا عثمانؓ کے ہاں کون ذوالنّورین ہے
مصطفیٰؐ نے پرُ، کرم سے جن کا داماں کر دیا

آپؐ نے مانگا دعا میں جس عمرؓ کو دوستو
اُس کی آمد نے تو باطل کو پریشاں کر دیا

وہ جو تھے اِک دوسرے کے خون کے پیاسے بہت
آپؐ کے خلق و عمل نے سب کو یکجاں کر دیا

دل میں اب حُبِّ پیمبرؐ کے سوا کوئی نہیں
اِس تمنائے حسیں کی انتہا کوئی نہیں

اے طبیبو! بس مجھے اُنؐ کی گلی میں چھوڑ دو
اور بیماری کی میری اب دوا کوئی نہیں

وقتِ آخر نعتِ احمدؐ ہو مرے لب پر رواں
یاالٰہی اس سے بڑھ کر التجا کوئی نہیں

خوش کریں اُنؐ کو عمل سے اور شفاعت وہ کریں
جن سے ہٹ کر شافعِ روزِ جزا کوئی نہیں



آپؐ کا نقشِ قدم ہے ایک دستورِ حیات
چھوڑ کر اس کو رہِ دینِ خدا کوئی نہیں

آپؐ کے اصحاب میں شامل ہیں وہ بوبکرؓ بھی
اور جن سا پیکرِ صدق و صفا کوئی نہیں

یہ بھی ہے سرکارؐ کے خُلقِ کریمانہ کا فیض
خُلق و حلم و عدل میں فاروقؓ سا کوئی نہیں

ڈھانپ لیتے پنڈلیوں کو آپؐ جس کو دیکھ کر
ہاں! وہ عثمانِؓ غنی سا باحیا کوئی نہیں

جس کی آنکھوں میں لگایا آپؐ نے اپنا لعاب
اُس علیؓ سا دوسرا شیرِ خدا کوئی نہیں

وہ شہیدِ کربلا بھی، وہ ہی سبطِ مصطفےٰؐ
اِک حسینؓ ابن علیؓ سا، دوسرا کوئی نہیں

○

کہیں لہرائی ہوگی اُن ؐ کی زلفِ عنبریں دیکھو
کہ ہے مشتاق اُن ؐ کی دید کا عرشِ بریں دیکھو

وہ ؐ کتنی عاجزی سے جلوہ فرما ہیں چٹائی پر
شہنشاہو! ذرا آؤ تو‘ شانِ شاہِ ؐ دیں دیکھو

نہ گھبراؤ‘ خطا کارو‘ گنہگارو‘ سیہ کارو
شفاعت کر رہے ہیں وہ شفیع المذنبیں ؐ دیکھو

دیا ہے مرتبہ ایسا خدا نے سرورِ ؐ دیں کو
کہ دشمن بھی انھیں کہتے ہیں خود صادق، امیں‘ دیکھو



صدائیں وحدہٗ کی گونجتی ہیں اب دو عالم میں
سبق توحید کا کیسا دیا ہم کو حسیں دیکھو

غزل گو پُرخطا کاظم بھی اب ہے نعت گو شاعر
یہ میری انتہا دیکھو‘ یہ میرا شوقِ دیں ؐ دیکھو

○

جو دل فدائے دینِ پیمبرؐ ہوا نہیں
سچ ہے کہ رازِ بندگی اُس پر کھلا نہیں

روتی ہے میری آنکھ، جو یادِ رسولؐ میں
یہ ابتدائے حُبِّ نبیؐ ہے، ریا نہیں

سینے میں جس کے اُلفتِ آلِ رسولؐ ہے
روشن ضمیر اس سا کوئی دوسرا نہیں

نامِ نبیؐ کو سن کے جو پڑھتا نہیں درود
حُبِّ نبیؐ نہیں، اسے خوفِ خدا نہیں



شہرِ نبیؐ کا ذکر کرو میرے سامنے
جز اِس کے میرے درد کی کوئی دوا نہیں

اک بار یا مُجیب! مدینے بلا مجھے
اپنی زباں پہ اور تو حرفِ دُعا نہیں

○

نہیں ختم الرسلؐ جن کے علاوہ دوسرا کوئی
اب اُن کی نعت کا پھر حق کرے کیسے ادا کوئی

ذرا سوچو کہاں جائیں گے ہم منہ موڑ کے اُنؐ سے
سِوا جن کے نہیں ہے شافعِ روزِ جزا کوئی

میں اُنؐ کا اُمتی ہوں جو شفیعؐ روزِ محشر ہیں
بجز جنؐ کے نہیں ہرگز امام الانبیا کوئی

میں کھو جاؤں کہیں شہرِ نبیؐ میں، موت سے پہلے
مِرے حق میں مِرے یارو! کرو ایسی دعا کوئی



مِرے مالک مِری سانسوں میں نام اُنؐ کا سدا مہکے
نہیں خواہش مِری اب اور تو اِس کے سوا کوئی

انھوںؐ نے لامکانوں میں خدا سے ہم کلامی کی
نہیں عرشِ بریں پر اُنؐ سے پہلے تو گیا کوئی

مکاں کیا، لامکاں کیا ہے، یہ سارا فلسفہ کاظم
وہ سمجھے گا، جو سمجھے گا مقامِ مصطفیٰ کوئی

○

سینے میں اُس کے روشن ارمانِ مصطفٰےؐ ہے
جبریل سا فرشتہ مہمانِ مصطفٰےؐ ہے

بخشی گئی ہے ہندہ، لُطف و کرم تو دیکھو
کیا عفوِ مصطفٰےؐ ہے، کیا شانِ مصطفٰےؐ ہے

زہراؓ، حسنؓ، حسینؓ و شیرِؓ خدا، محمدؐ
دیکھو وسیع کتنا دامانِ مصطفٰےؐ ہے



شاعر نہیں وہ لیکن، اُنؐ کا کلام دیکھو
یعنی کلامِ ربی، قرآنِ مصطفٰےؐ ہے

لکھتا ہوں نعت میں جو یادِ نبیؐ میں رو کر
میرا یہ ذوق بھی تو ارمانِ مصطفٰےؐ ہے

O

دل میں جتنی بھی تنویر ہے
فکرِ احمدؐ کی تاثیر ہے

نعت میری پڑھو غور سے
فکر میری یہ تحریر ہے

مصطفےٰؐ کے غلاموں کی تو
اُس جہاں میں بھی توقیر ہے



شرعِ خیرالبشرؐ میں چھپی
دونوں عالم کی تقدیر ہے

طیبہ جائیں گے اک دن ضرور
کیا خبر کیسی تاخیر ہے

○

کھُلتے نہیں ہیں تنگ دلوں پر دائم وہ اسرارِ نبیؐ
پھر کلمہ پڑھتے ہوئے جب کرتے ہیں اقرارِ نبیؐ

یادِ نبیؐ میں رونے والی آنکھیں روشن رہتی ہیں
وہ دل کیسے مردہ ہوگا جس میں ہوں انوارِ نبیؐ

دھیمہ لہجہ، خلق، تبسم اور متانت، شیرینی
قرآں کی تفسیر ہے دیکھو سچ مچ وہ گفتارِ نبیؐ

بوبکرؓ و عثمانؓ علیؓ، حسنینؓ، عمرؓ اور وہ زہراؓ
رہتے تھے ہر وقت مؤدب سب پیشِ دربارِ نبیؐ



کوئی ہے صدیقؓ، غنیؓ، فاروقؓ تو کوئی حیدر ہے
حوریں اُس کی دید کو ترسیں یہ ہے شانِ یارِ نبیؐ

قول و عمل اُنؐ کا ہو یا پھر کاظم اُنؐ کی خاموشی
دینِ ہدیٰ کی اصل یہی ہے جو بھی ہو کردارِ نبیؐ

○

سلسلے خوابوں کے اپنے کیا حسیں ہیں
یادِ احمدؐ کے سبھی زیرِ نگیں ہیں

روسیہ مجھ سا نہ کیوں کر پُرسکوں ہو
ساتھ میرے جب شفیعؐ المذنبیں ہیں

کس قدر سادہ تھی اُنؐ کی زندگانی
جو حقیقت میں شہِ دُنیا و دیں ہیں

اُن کی بدبختی پہ روتا ہے زمانہ
جن کے رہبر صاحبِؐ کوثر نہیں ہیں



معترف کیونکر نہ ہوں اُنؐ کے زمانے
آپ صادقؐ ہیں، پیمبر ہیں، امیں ہیں

پیش رو بھی سب رسولوں کے وہیؐ ہیں
وہ محمدؐ ہیں، وہ ختم المرسلیںؐ ہیں

○

سرخرو پیشِ خدا ہوتے رہیں گے
اہلِ دل اُنؐ پر فدا ہوتے رہیں گے

بھیک مل جائے ہمیں حُبِّ نبیؐ کی
فیصلے روزِ جزا ہوتے رہیں گے

دینِ احمدؐ سے یونہی دُوری رہی تو
درد سارے لادوا ہوتے رہیں گے

اوّل آخر ہو درود اُن پرؐ دعا میں
درد و غم خود ہی جدا ہوتے رہیں گے



اُنؐ کے در کی چاکری گر مل گئی تو
روز و شب صرفِ وفا ہوتے رہیں گے

بٹ کے لمحوں میں ہزاروں دور کاظمؔ
ذکرِ احمدؐ میں فنا ہوتے رہیں گے

○

میری قسمت میں مدینے کا سفر ہے
فیصلہ کب یہ مِرے اعمال پر ہے

یا الٰہی!! تُو بُلا مجھ کو مدینے
تُو تو میرے حالِ دل سے باخبر ہے

پتھروں نے آپؐ کا کلمہ پڑھا ہے
آپؐ کے دینِ مبیں کا یہ اثر ہے

سب جہانوں کے لیے اب تا قیامت
راستہ اُنؐ کا ہی سب سے معتبر ہے



میری اِس بیماریِ دل کے لیے تو
بس رہِ دینِ نبیؐ ہی کارگر ہے

اک چراغِ ذکرِ احمدؐ ساتھ لے کر
دل، جہاں کی تیرگی سے بے خبر ہے

○

دل پریشاں ہے، شہِ ابرارؐ کی باتیں کرو
شہرِ طیبہ کے گل و گلزار کی باتیں کرو

آنکھ جو یادِ نبیؐ میں، ہر گھڑی پرنم رہے
رات دن اُس چشمۂ سرشار کی باتیں کرو

ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ سب کے سب
پاسبانِ دینِ حق، اِن چار کی باتیں کرو

حسرتِ دیدارِ طیبہ جن سے ہو پوری کبھی
شوقِ منزل کے اُنھی اطوار کی باتیں کرو



آپؐ بس جس کی اذاں سنتے تھے اکثر شوق سے
اُس غلامِؓ سیّدِؐ ابرار کی باتیں کرو

چار سو پھیلی ہوئی ہے، تیرگی ہی تیرگی
اُنؐ کے ذکرِ خیر کے انوار کی باتیں کرو

حکمرانی ہے بداخلاقی کی دیکھو کس قدر
ایسے میں تو صاحبِ کردار کی باتیں کرو

بغض، کینہ، جھوٹ، نفرت ہیں ہمیں گھیرے ہوئے
خُلقِ احمدؐ کے ذرا معیار کی باتیں کرو

وہ جسے قربت میسر ہے، مرے سرکارؐ کی
کاظم اُس در کی، اُسی دیوار کی باتیں کرو

**انگہ** وہ مردم خیز گاؤں ہے، جہاں مولانا سلطان محمودؒ جیسے جید عالم ہوئے، جن سے علمِ معقول پڑھنے کے لیے حضرت پیر مہر علی جیسے اکابر وہاں پہنچے۔ اسی سرزمین کو بیسویں صدی میں ادب کی نابغۂ روزگار اور ہمہ جہت عظیم شخصیت حضرت احمد ندیم قاسمی کا مولّد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

سلسلہ کوہستان کے اس پرُشکوہ گاؤں سے ایک جوانِ غیور، فکر و احساس کے ساتھ درد و گداز کی دولتیں سمیٹ کر لاہور کے ادبی اُفق پر کاظم حسین کاظمی کے نام سے جلوہ گر ہوا تو خالد احمد نے اسے انگہ کی سرزمین سے اُٹھنے والی ''دوسری آواز'' کہہ کر دُعا دی کہ وہ پاکستان کا مان اور پہچان بن جائے۔

قومی و ملی احساسات سے معمور منظومات اور سچے جذبوں کے ساتھ پھوٹنے والی سجیلی مگر فکر انگیز غزلوں کے مجموعہ ''عشق فسانہ اپنا'' کے بعد کاظم حسین کاظمی کی طبیعت نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہوئی۔ نعت گوئی کی تحریک اُنہیں ایک ہندو نعت نگار (لالہ لچھمی نرائن سخاؔ) کا کلام پڑھنے کے بعد ہوئی اور انہیں شاید خبر ہو، نہ ہو کہ غیر مسلم شعراء کے نعتیہ کلام کے لامحدود ذخائر اردو ادب میں موجود ہیں اور دوسری زبانوں میں بھی ایسا کلام ملتا ہے۔ نعت گوئی کی طرف آتے آتے ان کا لب و لہجہ نتھر نکھر چکا تھا۔ اخلاصِ باطن مزید آڑے آیا اور جلد ہی وہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوب ڈوب گئے، اسی روز بروز گہری ہوتی ہوئی، بصیرت آمیز محبت سے ان کی نعت عبارت ہے جس میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ عنہم کی محبتوں کا شمول جداگانہ مزہ دیتا ہے۔ کھنکتی بحروں، نئی زمینوں اور پرانی زمینوں میں ندرتِ اظہار کے التزام کے ساتھ سیرتِ اطہر اور شاعر کے تعلقِ خاطر کا جمالیاتی اظہار، کاظم حسین کاظمی کی نعت کے تابدار پہلو ہیں۔ میری دُعا ہے کہ ان کی وابستگی شائستگی اور کشادگی مزید بڑھے اور ان کی نعت بارگاہِ صمدیت و دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پذیرا ہو۔

**حفیظ تائب**

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور